شادی پاک

ملکہ عالمین، معظمۂ کائنات، پاک سیدہ طاہرہ

صلوٰۃ اللہ علیہا

عزاداران گرامی!

پوری کائنات کی تاریخ میں، آسمان کے اس نیلے سائبان کے نیچے، ازل سے آج تک دو شادیاں ایسی ہوئی ہیں کہ جن کی کوئی مثال نہیں ملتی، پہلی شادی مدینہ منورہ میں ہوئی اور دوسری کربلا معلّیٰ میں ہوئی، عجیب بات یہ ہے کہ دونوں مقدس دلہنیں اور دونوں پاک دولہا ہم نام ہیں

پہلی شادی کا پس منظر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک نے 27 صفر 13 بعثت بمطابق 10 ستمبر 622 عیسوی کو مکہ ترک کیا اور آٹھ ربیع الاول 20 ستمبر کو مدینہ میں داخل ہوئے تقریباً 9 ماہ مدینہ میں مہاجرین کی سیٹلمنٹ (Settlement) میں گزر گئے

جس وقت ذیقعد کا مہینہ آیا تو بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام میں جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام نے یہ بات شروع کرتے ہوئے بارگاہِ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی کہ اب تک مصروفیات نے اجازت نہیں دی کہ ہم یہ بات کرتے، لیکن اب

محسوس یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے نورِ ازل کو یکجا کرنا بہت ضروری ہے

ادھر حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی خواہش تھی کہ اللہ کے ازلی انوار کو یکجا کریں مگر جو ذات اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کلام فرمانا بھی مناسب ہی نہیں سمجھتے تھے وہ اللہ کی مرضی کے بغیر اتنا بڑا کام کیسے کر سکتے تھے، لہٰذا وہ اپنے محبِ حقیقی کے حکم کی انتظار میں تھے، پاک خاندانِ تطہیر علیہم الصلوات والسلام میں یہ گفتگو ہوئی کہ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ کے نورِ عصمت اور نورِ ولایت کے قِران کا اہتمام کرنا ضروری ہے

3 جون 623 عیسوی بمطابق 28 ذیقعد سنہ 1 ہجری بروز جمعہ جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام نے انفرادی طور پر پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے اہم افراد کے ساتھ گفتگو کے بعد اپنے پاک گھر میں پاک خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کی ایک میٹنگ بلوائی اور اس میں اپنا مقصد بیان کیا، ان کی بات سے سب نے اتفاق کیا، اس کے بعد انہوں نے سب خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کو ساتھ لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے، جملہ اصحاب نے ہمنوائی کی اور سب نے مل کر اپنی عرضداشت پیش کی، ان کی بات سن کر اللہ کے حبیب ازل یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری بھی روزِ ازل سے یہی خواہش ہے، مگر ہم اپنے محبِ حقیقی رب ذوالجلال کے حکم کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے، دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے در پر آپ کا چل کر آنا بھی سر آنکھوں پر مگر آپ نے ایسے وفد بنا کر آنے میں ایک ناانصافی کی ہے

سب نے عرض کی حضور اپنے اس فرمان کے مقصد سے آگاہ فرمائیں کہ دنیا کے دستور میں سے ہم نے کون سا دستور توڑا ہے؟ دنیا کا دستور تو یہ ہے کہ بیٹی والوں کے گھر بیٹے والے چل کر جاتے ہیں، ہم بھی آپ کے درِ اقدس پر چل کر آئے ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں شبہ نہیں کہ بیٹی کے گھر بیٹے والے چل کر جاتے ہیں، مگر تم کس حوالے سے آئے ہو؟

جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام نے عرض کی آقا آپ واقف ہیں کہ شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام ہمارے سگے بھائی ہیں اور مجھ سے دس سال چھوٹے بھی ہیں آج اگر ہمارے بابا پاک موجود ہوتے تو ان کی خاطر وہ تشریف لاتے مگر وہ موجود نہیں ہیں، اس لئے ہمارے علاوہ کس نے آنا تھا؟

انہوں نے فرمایا کہ آپ شہنشاہ معظم علیہ الصلوات والسلام کی طرف سے آئے ہیں تو ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا یہ آپ کے گھر میں پیدا ہوئے تھے کہ آپ ان کے بزرگ بن کر آئے ہیں یہ جن کے گھر اقدس میں تشریف لائے تھے وہ خود کیوں نہیں آیا

انہوں نے عرض کی کہ اچھا یہ بات ہے تو ہم واپس جا رہے ہیں اگر اسے ضرورت ہوگی تو وہ خود چل کر آئے گا

جس وقت انہوں نے یہ عرض کرکے اٹھنے کا ارادہ کیا تو فوراً جناب جبرائیل امین نازل ہوئے اور آکر عرض کی کہ حضور کے ازلی محب فرماتے ہیں کہ واقعی انہوں نے دستور کو توڑا ہے، مگر اب میں اپنے خانہ زاد کے رشتے کی خواستگاری کیلئے ایسے آؤں گا کہ تمام کائنات دیکھے گی کہ بیٹے والے کیسے آتے ہیں

فرمایا جمعہ کی رات کو ذوالحجہ کا چاند چڑھے گا، اسی رات میرا ایک پیام بر آئے گا بعد میں میں خود آؤں گا، شادی ہوگی، اور دعوت ولیمہ ایسی ہوگی کہ اولین و آخرین کو ہمیشہ یاد رہے گی، آپ آج کی شب تمام اہل مدینہ کو اطلاع دیں بلکہ تمام عرب کو مطلع کریں کہ وہ اپنے گھروں کے صحن میں موجود رہتے ہوئے میرے پیام بر کے آنے کا منظر دیکھیں

یکم ذوالحجہ بمطابق 5 جون 623 عیسوی اتوار کی شب آئی، سب اہل مدینہ رات کو اپنے اپنے گھروں میں اس پیام بر کے آنے کے منتظر تھے جو اللہ تعالیٰ نے بھیجنا تھا، جون کا مہینہ تھا شدید گرمی کی راتیں تھیں کچھ لوگ اپنی چھتوں پر سوار ہو گئے کچھ صحن میں منتظر تھے کہ دیکھیں تو سہی اللہ آج بیٹے والا بن کر آتا کیسے ہے؟

گویا یہ شادی خانہ آبادی کی تقریب کا آغاز تھا، اور 5 جون سے لے کر 10 جون تک ان تقریبات نے جاری رہنا تھا، خالق ممکنات کی پاک ذات نے آسمانوں پر اعلان فرمایا کہ آج میں نے مالک ممکنات کے گھر میں ایک پیام بر بھیجنا ہے، آسمانی ستاروں میں سے کون یہ فریضہ ادا کرے گا؟

سب سے پہلے سورج نے اپنے انوار کی چادر پیکر درخشاں پر لپیٹ کر قبائے ضیائی زیب بدن کی اور سامنے آ کر عرض کی میرا خالق! سب سے زیادہ حق میرا ہے کہ میں یہ سعادت حاصل کروں کیونکہ وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے اور میں سید الکواکب ہوں اور سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا کا پیام بر بننا ہے اور ان کی شادی خانہ آبادی کا پیغام ہے اور سید الاوصیاء شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی شادی کا معاملہ ہے، اس لئے سید الکواکب کا پیام بر بن کر جانا مناسب رہے گا

خالق کائنات نے فرمایا تم ذرا منہ سنبھال کر بات کرو، تمہارا کام ہے مسلسل جلنا اور ایسے مواقع پر کسی جلنے والے کو شریک کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، اس لئے

تم خاموش رہو.........ع

خوشی کی بزم میں کیا کام جلنے والوں کا

خالق کی ذات نے چاند کی طرف نگاہ فرمائی تو دیکھا کہ وہ چاندنی کی چادر لپیٹ کر شرما رہا تھا، خالق نے فرمایا میرے چاند کیوں شرما رہے ہو؟ ہم تجھے نہ بھیج

دیں؟ اس نے عرض کی خالق میرا چہرا داغ دار ہے، وہاں مجمع انوار ہو گا، اگر کسی نے بھی میرے چہرے کی طرف انگلی اٹھائی تو میں تو شرم سے کٹ مروں گا دوسری بات یہ ہے کہ یہ اس پاک گھر کی شادی خانہ آبادی ہے جو تمام گھر اقدس تیری پاک ذات کی طرح ہر عیب سے پاک ہے، وہاں مجھ جیسے عیب دار کا جانا مناسب ہی نہیں ہے

خالق نے فرمایا تمہاری بات میں وزن بھی ہے اور معقول بھی ہے

زحل ستارے نے آگے بڑھ کر عرض کی میرا خالق! میں استاد فلک مشہور ہوں غلطیوں کی سزا دینا میرا کام ہے، اگر اجازت ہو تو میں یہ شرف حاصل کروں؟ خالق کائنات نے فرمایا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ دنیا کے جاہل نجومی تجھے نحس اکبر کہتے ہیں، انہوں نے تیری پیشانی پر نحوست کا سہرا سجا رکھا ہے، اور اس پاک گھر میں ہونا ہے قرانِ سعدین، وہاں کوئی جاہل منحوسیت کی بات بھی نہ کرے، اس لئے تمہارا جانا مناسب نہیں ہے

مریخ ستارے نے عرض کی اے خداوند برگزیدہ! ہر عیب سے تو تیری ذات ہی پاک ہو سکتی ہے، اگر ہم عیب دار ستاروں میں سے ہی کسی نے جانا ہے تو یہ اعزاز مجھے عطا فرمائیں کیونکہ میں شجاعت کی علامت ہوں، یہ بات نجومی بھی مانتے ہیں کہ میں جس کے زائچے میں سعد حالت میں ناظر ہو جاؤں اس کو شجاع بنا دیتا ہوں اور وہاں عالمین کے شجاع ازلی کی شادی کا معاملہ ہے، اس لئے مجھ سے زیادہ کوئی موزوں ہے ہی نہیں، خالق کائنات نے فرمایا علم نجوم میں تجھے جلاد فلک کہا جاتا ہے اور نجومی تجھے منحوس اصغر لکھتے ہیں اور تو قتل وغارت اور جنگ وجدال کی علامت سمجھا جاتا ہے، یہ معاملہ بڑا لطیف ہے، یہاں پر بلد شیڈ (Blood Shed)

کی علامت کو بھیجنا بے محل ہے، تو بھی خاموش رہ

اس کے بعد عطارد ستارے نے عرض کی خالق میں دبیر فلک ہوں، منشیءِ افلاک ہوں، علم و دانش کی علامت سمجھا جاتا ہوں، میں جس کے گھر میں سعد حالت میں ناظر ہوں اس کو علم دانش سے معمور کر دیتا ہوں، لہٰذا مجھے پیام بر بننے کا اعزاز بخشا جائے

خالق کائنات نے فرمایا کہ تو ہے منشیءِ فلک، تیرا کام ہے حساب کتاب کرنا، تو حساب کتاب کا عادی ہے، یہاں پر حساب کتاب کی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی؟

دوسری بات یہ ہے کہ تو علم کی علامت ہے اور تجھے علم پر بہت ناز ہے اور وہ گھر علم کا شہر ہے، اور شادی اس ذات کی ہے جو بظاہر تو علم کا دروازہ ہے حقیقتاً وہ "وکل شیءٍ علیم" کا مصداق ہے، کہیں تو وہاں جاہلانہ بات نہ کر بیٹھے اس لئے تیرا جانا بھی مناسب نہیں ہے

اس کے بعد خالق نے مشتری ستارے کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ تیرا کیا ارادہ ہے؟

اس نے عرض کی میرا خالق تیری ذات جانتی ہے کہ علم نجوم میں مجھے دولت اور امارت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور میں تجارت کی علامت بھی ہوں، اگر مجھے حکم ہو تو میں اپنے بارہ چاند ساتھ لے کر پیام بر بن کر ایسے جاؤں کہ کائنات دیکھے کہ مشتری پیام بر بنا کیسے تھا؟ خالق نے فرمایا تیرے بارہ چاند ہیں، ان کے بارہ وصی ہیں، ممکن ہے کہ بارہ کے عدد کی وجہ سے تو کہیں غلط فہمی کا شکار ہو جائے، اس لئے تیرا جانا بھی نامناسب ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ مشتری کے معنی ہیں گاہک، تو دنیا کا گاہک ہے اور وہ میری رضا کے مشتری ہیں، تیرا وہاں مشتری بن کر جانا ایسا ہے کہ جیسا سرائیکی میں کہتے

پیام بر بن کر جا...... حکم ملنے کی دیر تھی، زہرہ ستارے نے آسمانوں سے پرواز کیا، چشم کائنات نے یہ منظر دیکھا کہ زہرہ ستارہ آسمان سے زمین کی طرف روانہ ہوا اور اس نے ذوالحجہ کے مہینے کو موسم حج بنا کر جمعہ کی رات کی مناسبت سے حج اکبر سمجھ کر مدینہ کو کعبۂ عقیدت بنا کر مکمل شہر کے سات طواف کئے، اس کے بعد شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی دہلیز اقدس کو سجدہ گاہِ ملکوت سمجھ کر ایسے سر بسجود ہوا کہ خالق کو بے ساختہ اس کی محبت کی قسم اٹھانا پڑی

☆ والنجم اذا ھوٰی مجھے اس ستارے اور اس کے سجدہ میں جھکنے کی قسم

☆ فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لوتعلمون عظیم...... (الواقعہ 85)

مجھے اس دہلیز کی قسم جہاں ستارے جھکتے ہیں

یہ منظر دیکھ کر اہل مدینہ نے صدائے نعرہ ہائے تکبیر بلند کی، تمام شہر مبارک بادی کیلئے در اقدس پر پہنچ گیا، ادھر خالق نے مبارک بادی کا پیغام بھیجا، در اطہر پر جناب جبرائیل نازل ہوئے اور تہنیت پیش کی، اور عرض کی کہ آپ کا محب حقیقی فرماتا ہے کہ ہم نے تو خواستگاری کی رسم ادا کر دی ہے، اب آپ پر بھی لازم ہے کہ اپنی دختر پاک صلوٰۃ اللہ علیہا کے سر اطہر کو اس سر تاجِ اقدس کے ساتھ زینت بخشیں جو ان کے ازل سے سر تاج ہیں اور ان کا نور بھی ایک ہے، نور کا کفو نور ہی ہوتا ہے، ان کے انوار کو آپس میں متصل فرما دیں) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیغام سنا تو فرمایا کہ یہ ہوئی نہ بات، اس کے بعد تمام پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام اور تمام اصحاب کو یاد فرمایا اور ان کے روبرو جناب جبرائیل کو فرمایا کہ

☆ نعم الولی ربی ونعم الخطیب انت وکان اللہ ولیھا...... (R_416)

مستور کیلئے ولی شرعی ضروری ہوتا ہے اور ہمارے گھر کا بہترین ولی خالق اکبر خود

ہے اور خطبۂ نکاح کیلئے خطیب کی ضرورت ہوتی ہے اور تم سے زیادہ اچھا کوئی خطیب نہیں ہے، لہٰذا ہم تمام اہل مدینہ کو جمع کرتے ہیں، اس محفل میں نکاح کا خطبہ تم نے ادا کرنا ہے، یہ خوشی کی تقریب کچھ دن تک رہے گی، آخری دن رسم عقد دنیا میں ادا ہوگی

بس شادی کی تیاریاں ہونے لگیں، ساری دنیا جانتی ہے کہ جب شادیاں ہوتی ہیں تو ان کی رسومات بیک وقت دو گھروں میں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے، بیٹی والے گھر کی علیحدہ خوشیاں ہوتی ہیں، بیٹے والے گھر علیحدہ خوشی ہوتی ہے، اس لئے ایک طرف یعنی بیٹی والے گھر کی رسومات کیلئے جملہ پاک بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کے گھروں میں دعوت دی گئی، سب شہر مدینہ میں ایک جشن بپا رہا

ادھر سدرۃ المنتہیٰ پر رب ذوالجلال نے جناب جبرائیل کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ کائنات کے ہر مقام پر کھڑے ہو کر شادی کی منادی کرو، اب تو پیامبر بن کر ساری کائنات کو دعوت دے، یہ فقط دعوت نہ تھی گویا مسرت کی انتہا تھی

☆تنادی فی السماوات و الارضین و الجبال و البحار حتی اجتمع جمیع الملائکۃ الی بیت المعمور۔۔۔۔۔۔(R_417)

جبرائیل نے جملہ آسمانوں پر اور جملہ زمینوں پر جا کر منادی کی، کائنات کے ہر آسمان اور ہر زمین میں، تمام پہاڑوں اور دریاؤں میں، عالم ملکوت و عالم جبروت میں منادی کی، جملہ موجودات کی ہر چیز آج بیت المعمور پر حاضر ہو کیونکہ آج وحدانیۃ الکبریٰ کی خوشی کی تقریبات کا آغاز ہو رہا ہے

اس منادی کو سن کر ملائکہ و کروبیاں نے بارگاہ قدس میں عرض کی کہ اے رب الملائکہ والروح! کیا ہم بھی اس تقریب میں شریک ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ جملہ عالم ملکوت کو حکم ہے کہ بیت المعمور کے سامنے مشرق سے مغرب تک اپنی صفیں بناؤ اور تسبیح وتہلیل وتقدیس وتکبیر کی ایسی صدائیں بلند کرو کہ عرصۂ بیت المعمور گونج اٹھے، عالمین کو معلوم ہو جائے کہ لاولد کے گھر پیدا ہونے والوں کی خوشی کیسے منائی جاتی ہے

اس کے بعد اللہ نے خازنِ جناں جناب رضوان کو حکم فرمایا کہ جنت کا تو انچارج ہے اور یہ جوانانِ جنت کے سرداروں کی پاک والدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی خوشی کی تقریب سعید ہے، تو جنت کو جتنا سجا سکتا ہے سجا، خرچ کرتے ہوئے رعایت کی گنجائش نہ رکھنا، جہاں پر ایک خرچ ہونا ہو وہاں لاکھ خرچ کرنے سے نہ ڈرنا، یہ شادی کوئی روزانہ تو نہیں ہونا ہے؟

آج جنت میں معظمہ کائنات صلوٰۃ اللہ علیہا کے باراتیوں نے آنا ہے اور یہ مواقع بار بار نصیب نہیں ہوتے، اس کے بعد خالق نے حورانِ جناں اور ولدانِ مخلدین و غلمانانِ جنت کو حکم فرمایا کہ تم جنت میں اپنی بہترین وردی پہن کر فالن (ہوشیار) ہو جاؤ، اپنی قطاریں لگا دو، کیونکہ تم نے ان باراتیوں کو سرو (serve) کرنا ہے اور مشروبات وطعام جنت تم نے پیش کرنا ہیں، ڈیوٹی میں کوئی غفلت برداشت نہ ہوگی، الرٹ ہو جاؤ، اور ہفت جنات میں کرسیوں اور میزوں کی قطاریں لگا دو

☆وان یصف اقداح الشراب ویزین الکواعب والا تراب......(R_418)

ان میزوں پر شراب الطہور کے بھرے ہوئے اقداح اور جام شیریں سجا دو

پھر ملکوت مقربین کو حکم ہوا کہ

☆ان یفرش البیت المعموربفرش العبقری واستبرق......(R_419)

بیت المعمور پر ایسا فرش بچھاؤ جو عبقری ہو اور موٹے ریشم اور سونے کی تاروں

سے تیار کیا گیا ہو، یہاں تم سات رنگ کے زخرفات اور سجاوٹوں کے نمونے جمع کرو، یعنی اعلیٰ ترین سجاوٹ کرو

☆وعلق فیه قنادیل الدر بسلاسل المرجان الدر......(R_420)

ان کے اوپر سفید چمکدار موتیوں کی بنائی ہوئی قندیلیں لٹکا کر روشن کرو، اور ان قندیلوں کو مرجان کی بنی ہوئی زنجیروں کے ساتھ لٹکا دو، ان کرسیوں پر حوران اور غلمان کو مہمانوں کی طرح بٹھا دو......اس کے بعد خالق ممکنات نے فرمایا

☆وصف حول البیت منابر الرحمة و کراسی الکرامة و نصب منابر الیاقوت احمران......(R_421)

کہ بیت المعمور کے چاروں طرف رحمت ایزدی کے منبر سجائے جائیں اور ان کے باہر کرامت یزدانی کی کرسیاں لگائی جائیں اور ان کے اندر یاقوت سرخ کے تخت لگائے جائیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہوا کہ ان منابر رحمت پر ملکوت وقدسیان وکروبیان بیٹھ جائیں اور کرسیان کرامت الٰہی پر ملکوت ومقربین جلوہ آرا ہوں، گویا اللہ تعالیٰ نے ملکہ عالمین پاک بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا کی شادی خانہ آبادی کیلئے ایک میرج ہال تیار کروایا اور مہمانانِ تقریب سعید کو بٹھایا گیا

☆و نشر اللہ فوق رؤ سهم سحابته من النور تغشی الابصار حشوها المسك و الکافور والعنبر و امرها ان تمطر علی رؤس الملائکة با جنتها ...... (R_422)

جس وقت جملہ مہمانانِ تقریب اپنی کرسیوں پر براجمان ہو گئے تو اس وقت رب ذوالجلال نے ایک نورانی بادل کو ان مہمانوں کے سروں کے اوپر چھا جانے کا حکم دیا، اس بادل سے ایسا نور ساطع ہوا کہ اس سے نورانی مخلوق کے مکمل مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں

پھر خالق نے اس بادل کو حکم فرمایا کہ تو اس مجمع انوار پر مشک و عنبر اور کافور جنت کی بارش برسا دے، معطر بارش شروع ہو گئی

ادھر ملکوت و قدسیان و مقربین کو حکم ہوا کہ سب ملکوت مل کر تسبیح و تہلیل و تقدیس و تکبیر کے نعرے بلند کریں، خاموش کیوں ہو؟

☆قالو الحمد لك يا رحمان......(R_423)

انہوں نے بہ آواز بلند صدا کی رحمٰن ازل تیرا لاکھ لاکھ حمد ہے کہ اس تقریب میں شراکت کا تم نے ہمیں اعزاز عطا فرمایا ہے اور یہ اعزاز ہمارا استحقاق نہ تھا

☆امر شجرة طوبى ان تنتثر فنثرت الدرر و الجواهر واليو اقيت الدرر (R_424)

خالق ممکنات نے اس وقت شجرۂ طوبیٰ کو حکم فرمایا کہ اب تو صدقے نچھاور کر، شجر طوبیٰ نے مجمعِ ملکوت پر جواہرات اور یاقوتوں اور موتیوں کی بارش کر دی، اس مشک و عنبر کی معطر بارش کے دوران پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام نے عرش عظمت کو زینت بخشنے کا ارادہ فرمایا، جونہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہنشاہ معظم مولا امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام عرش الٰہی کو زینت بخشنے کیلئے تشریف لائے تو جبرائیل نے آواز دی، باادب، باملاحظہ، ہوشیار، شہنشاہ یزداں اجلال تشریف لا رہے ہیں تمام ملکوت تعظیماً سروقد اٹھ کھڑے ہوئے، تمام آل محمد علیہم الصلوات والسلام خراماں خراماں چلتے ہوئے اپنی اپنی مسند پر جلوہ آرا ہوئے

☆واوحى الله الى روح الامين ان ورق منبر الكرامة فرقى حتى استوى على المنبر واقفا فقال خطيبا الحمد له الذى خلق الارواح و فلق الاصباح و صور على عرشه خمسة اشباح ومحى الاموات و جامع الشتات ومنشى ء الغمام ولا تشتبه عليه الاصوات ولا يخفى عليه اللغات لا يا خذه نوم ولانسيان......(R_425)

پھر خالق کائنات نے جناب جبرائیل کو وحی فرمائی کہ تو منبر کرامت پر سوار ہو جا

اور خطبہ پڑھ، وہ حکم سن کر فوراً اٹھے اور منبر پر سوار ہوئے اور خطیبوں کی طرح خطبے کا آغاز فرمایا اور کہا کہ

حمد ہے اس ذات اقدس کی کہ جس نے ارواح کو خلق فرمایا، صبح کو پو پھوٹنے کا عمل سکھایا، پانچ اشباحِ پاک کو اپنے عرش پر جلوہ فگن فرمایا، جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے، جو بکھرنے والوں کو جمع فرماتا ہے، جڑی بوٹیوں کو نمو پانا سکھاتا ہے، جو برکتوں کو نازل فرماتا ہے، تا اینکہ اس نے چودہ پاک ذوات علیہم الصلوات والسلام کی گواہی دی، اس کے بعد مجمعِ ملکوت کو مخاطب ہو کر فرمایا

☆و اشهدوا يا معاشر الملائكة الراكعين و الملائكة المسبحين و جميع اهل السماوات و الارضين باني زوجت سيدة نساء عالمين صلوات الله عليها بنت سيد الامين صلى الله عليه وآله وسلم بعليٌ العظيم امير المومنين عليه الصلوات والسلام بارضها و سماها وبرها و بحرها وجبالها وسهلها......(R_426)

مجمع ملکوت گواہ رہنا، موجوداتِ عالمین گواہ رہنا، اہالیان ارض وسما گواہ رہنا کہ میں امر رب العالمین کے ساتھ تزویج معظمہءِ کائنات صلوٰۃ اللہ علیہا کا اعلان کرتا ہوں

خلاقِ کائنات نے اعلان فرمایا ہے کہ اس خوشی کے موقعہ پر ہم نے اپنی طرف سے پاک دلہن صلوٰۃ اللہ علیہا کو سات زمینیں، ساتوں آسمان، کل دریا، کل پہاڑ، کل میدان، کل باغات، کل سبزہ زار پیش کیے ہیں

جونہی انہوں نے یہ اعلان کیا، ملکوت میں نعرہ ہائے تبریک اور تکبیر کی ایسی آواز گونجی کہ جس سے بیت المعمور کی نورانی دیواریں ہلنے لگیں

☆فنثرت شجرة طوبىٰ و سدرة المنتهى على الحور و الولدان من الدرر والجواهر والياقوت يتبركون لها و صارت الحور العين الوالدان الى يوم القيامة و هم يقولون هذانثار سيدة النساء العالمين صلوات الله عليها(R_427)

شجر طوبیٰ نے حوران جناں وغلمان جنت پر موتیوں، دروں، یاقوتوں اور جواہرات کی بارش کردی، اور سب کہتے تھے کہ یہ معظمہ کونین ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی خوشی کی ودھائیاں (ویلیں) ہیں، ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ یہ صدقہ چننے کا موقعہ ہمیں عطا ہوا ہے، اور وہ قیامت تک چنتے رہیں گے، نہ وہ تھک سکیں گے اور نہ یہ ختم ہوں گے

رسم نکاح اور ولیمہ

جناب شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی شادی خانہ آبادی کی جملہ رسومات دو مقامات پر ادا ہوئیں، پہلے عالم بالا اور بیت المعمور کے میرج حال میں اور اس کے بعد عرب کی سرزمین پر یہ رسومات ادا ہوئیں

ہمارے علاقے کا دستور ہے کہ دعوت ولیمہ شادی کے بعد صرف خواص کو دی جاتی ہے، مگر عرب میں دعوت عام ہوتی تھی، جب مہمان آجاتے تو پہلے رسم نکاح ادا کی جاتی، پھر تمام باراتیوں کو ولیمہ پیش کیا جاتا تھا، اس دستور کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پاک تقریب میں شرکت کی دعوت عام دی، اپنے غلام ہر طرف روانہ فرمائے اور ان کو حکم دیا کہ عام راستوں اور سڑکوں پر کھڑے ہوکر ہر کسی کو دعوت دو کہ آج پاک گھر میں جشن مسرت بپا ہے، جو آنا چاہے دعوت عام ہے، مسلمان اور کافر دونوں کو دعوت ہے کیونکہ رحمت عالمین کی خوشی ہے

خلقت جمع ہونا شروع ہوگئی، مدینہ شہر سے جو اصحاب آئے ان کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی، شہر کی عورتیں اور مرد ہزاروں کی تعداد میں شادی میں شامل ہونے کیلئے آئے، جس وقت نواحی علاقوں کی خلقت جمع ہوئی پھر تو لاکھوں کا ہجوم تھا

جس وقت سب خلقت جمع ہوگئی تو

☆جلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بنو ھاشم علیہم السلام واجلسوا علیؑ علیہ الصلوات والسلام علی کرسی مرصع بالدرر و الجواھر بالذھب الاحمر مشبك بالیواقیت الاحمر و زبرجدالاخضر بعدہ عقدوا غقدا النکاح......(R_428)

بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام نے شادی کے پنڈال کو آراستہ کیا، اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی جناب حکم ہو تو رسم نکاح کا آغاز کیا جائے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پاک دولہا کی مسند لگائی جائے اور ان کو محفل میں بلایا جائے، جناب شہنشاہ معظم امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام دولہا بن کر جس وقت تشریف لائے تو سب بنی ہاشم تعظیم کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے، انہوں نے مولا کائنات علیہ الصلوات والسلام کو سرخ سونے کی بنی ہوئی کرسی پر بٹھایا اور وہ کرسی در ہائے نایاب اور جواہرات کے ساتھ مرصع تھی، سرخ یاقوت اور گہرے سبز زبرجد جڑے ہوئے تھے جن کی چمک دمک آسمانوں کے ساتھ کھیل رہی تھی

ملکوت سمانے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ اے رب الملائکہ والروح آج ہمارے شہنشاہِ معظم دولہا بن کر کرسی پر جلوہ افروز ہیں، اگر اجازت ہو تو ہم ان کے اس پرمسرت انداز سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیں؟

خالق نے فرمایا کہ حاملین عرش کے ساتھ چالیس ہزار ملکوت نطائیل فرشتے کی سرپرستی میں جا کر اس محفل سے آنکھیں ٹھنڈی کرو

یہ ملکوت اترے، حوران جناں جنت میں سے یہ پرکیف منظر دیکھنے میں مصروف تھیں، گویا یہ تقریب مسرت یعنی میرج سرمنی(Marriage Ceremony) براہِ راست مدینہ منورہ سے لائیو ٹیلی کاسٹ(Live Telecast) کی جارہی تھی

اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق مہر ظاہری بتاؤں یا باطنی یا حقیقی؟
یہ لب ولہجہ سن کر جناب جرائیل گھبرا گئے، عرض کی حقیقی حق مہر معلوم کرنا تو میرے
بس کا روگ نہیں ہے مگر ظاہری اور باطنی حق مہر سے آگاہ فرمائیں تاکہ موجودگان
کو کچھ معلوم ہو جائے، شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ظاہری حق
مہر چار سو مثقال چاندی ہے اور باطنی حق مہر یہ ہے کہ

☆مهرها فی السماء سبع الجنة وما فیها و سبع الارض وما فیها ومن مشی علی
الارض مغضبا لها ولو لدها علیها حرام الی یو م القیامة وجعلت لها فی الارض
خمسة انهار الفرات ونیل مصرونهروان ونهر بلخ ونهر المهران......(R_429)

آسمانوں میں حق مہر یہ ہے کہ سات آسمان اور جو کچھ ان میں ہے، اور سات
زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے، اور سات طبقاتِ جنت اور دوزخ یعنی دونوں
جہان ان کا حق مہر ہیں، اور جو ان کو اور ان کی اولاد کو ناراض کرے ان کیلئے
زمین پر چلنا پھرنا قیامت تک حرام ہے، اور زمین پر موجود پانچ دریا بھی ان کے
حق مہر میں شامل ہیں، یعنی دریائے فرات، نہروان، دریائے نیل، دریائے بلخ،
اور دریائے سندھ (مہران)

ہماری خوش نصیبی ہے کہ دریائے سندھ ان کے حق مہر میں شامل ہے

دوسرا اس زمین پر رہنے والوں کی کمائی کا پانچواں حصہ یعنی خمس بھی ان کا حق مہر
ہے، اس کے بعد جناب جرائیل سے فرمایا کہ تو خطبہ پڑھ، اس نے خطبہ پڑھا،
اور خطبہ کے بعد صیغۂ نکاح ادا کیا اور کہا

☆زوجت النور من النور اس فقرہ کے ادا کرتے ہی اس نے فخریہ انداز سے
چاروں طرف دیکھا، قریب سے ہی صرصائیل فرشتہ اٹھا، جس کے 24000 چونچیں

ہزار چہرے تھے، اس کے ہر چہرے پر ایک ہزار منہ تھا، ہر منہ میں ایک ہزار زبان تھی، اس نے جناب جبرائیل کا شانہ ہلایا اور مسکرا کر کہا کہ کہیں تو اس گھمنڈ میں ہو تو دل سے نکال دے کہ میں ان کا نکاح خوان ہوں، ان کی حقیقت کسی کی عقل میں نہیں آ سکتی، ان کا عقد جناب آدم کی تخلیق سے بھی بائیس 22 ہزار سال پہلے ہو چکا تھا، یہاں تو کسی کی عزت افزائی کیلئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے، تو زیادہ فخر نہ کر......، القصہ رسم نکاح مکمل ہوئی

☆ثم اوحی اللہ الی شجرة طوبیٰ ان انثری ما علیك فنثرت الرطب فبادرن الحور الولعین یلتقطن......(R_430)

پھر خالق نے شجر طوبیٰ کو فرمایا کہ جو کچھ آج ان پر نچھاور کر سکتا ہے کر دے، بس حکم ملنے کی دیر تھی، اس نے درہائے نجف، گلابی یاقوت، گہرے سبز زبرجد اور چمکدار موتیوں کی بارش کر دی، حوران جنت نے جلدی سے یہ اکٹھے کئے اور خوش ہو کر ایک دوسری کو دکھا کر کہتی ہیں

☆ھذہ تحفة خیر النساء صلوٰۃ اللہ علیہا...... یہ ملکہ عالمین بی بی صلوٰۃ اللہ علیہا کا تحفہ ہیں

☆فلما فرغوا من عقدالنکاح قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابشر یا اخی فان اللہ زوجك بھا فی السماء قبل ان زوجکھا فی الارض......(R_431)

جس وقت رسم نکاح سے فارغ ہوئے تو شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب شہنشاہ معظم امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کو مبارک دے کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ رسم اس زمین پر ادا ہونے والی رسم سے پہلے آسمانوں پر ادا کی تھی، آپ کو تو علم ہے مگر دنیا والوں کو بھی تو یہ رسم دکھانا تھی

☆ان یفرقوا الطعام فی الجفان......(R_432)

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ بنی ہاشم کو حکم فرمایا کہ اب چھوارے کو

دسترخوان پر لے جائیں جہاں ان کو جی بھر کے کھانا کھلائیں

☆فاكل الناس و جميع اهل المدينة نساء و رجالا وشربوا حتى اكتفوا واكل كل من حضر في المدينة و غيرهم من نواحيها و صارت الجفان كانها ينبوع بقدرة الله وبركات رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.........(R_433)

مدینہ کی عورتیں مرد حاضر ہوئے، گرد و نواح سے دیہاتیوں کی خلقت مکڑی کی طرح اکٹھی ہوگئی، لاکھوں کی تعداد میں لوگ دسترخوان پر ٹوٹ پڑے، اونٹ کھانے والوں نے بڑی کوشش کی مگر کھانا ختم نہ کر سکے

﴿مشاطگی﴾

گھر اطہر کے تطہیر مزاج ماحول میں شادی خانہ آبادی کی رسومات اپنے مقام پر ادا ہو رہی تھیں، مہندی وغیرہ کی رسمیں تو ادا ہو چکی تھیں مگر آخری آرائش خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمانا تھی، کیونکہ عرب کا دستور یہی تھا کہ دلہن کا والد آخری آرائشی زیورات خود پہناتا تھا، سہیلیاں اس انتظار میں بیٹھی رہتی تھیں کہ وہ آئیں تو دف، ڈھولک کا آغاز کیا جائے، اسی لئے ہر شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منتظر تھا اور ملکہ عالمین، معظمہ کائنات پاک بی بی سلام اللہ علیہا اپنے پاک بابا کے انتظار میں دلہن بن کر تشریف فرما تھیں

باراتیوں کو کھانے پر بٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر اقدس میں تشریف لائے

☆دخل في حجرة النساء وامر بضرب الدف.......(R_434)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستورات کے ماحول میں تشریف لائے تو انہوں نے آکر حکم فرمایا کہ اب ڈھولک شروع کریں، ادھر ڈھولک اور دف پر تھاپ لگی تو آنجناب مسکراتے ہوئے پاک دختر کے حجرہ (حجلہ) میں تشریف لے گئے، صحن میں

مستورات کا ہجوم تھا، ستر ہزار حوران جنت منتظر تھیں کہ پاک دلہن سج سنور کر اپنے فخر عرش حجلۂ عروسی سے باہر تشریف لائیں

شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پاک شہزادی کے عرشی حجلہ میں تشریف لے گئے، جا کر پاک دختر کی جبین مبین پر مہر یٰسین ثبت فرمائی، اس کے بعد جناب ام المومنین صلواۃ اللہ علیہا کو فرمایا کہ اب وہ تحفہ لائیں جو رب ذوالجلال والاکرام کی ذات پاک نے ملکہ عالمین صلواۃ اللہ علیہا کی آرائش کیلئے بھیجا ہے

☆ھو تاج من ذھب الاحمر مرصع بالدرر والجواھر...... (R_435)

وہ زر سرخ کا تاج تھا جو جواہرات اور موتیوں اور درہائے نایاب سے مرصع تھا جس پر سونے کی آٹھ ہزار پتیاں بنی ہوئی تھیں، اس کے ساتھ ایک نورانی قلادہ (گلوبند) بھی تھا کہ جس پر جواہرات سے مرصع آٹھ ہزار پتیاں لٹکائی گئی تھیں

ان کی یہ خصوصیت تھی کہ جب وہ پتیاں ہلتی تھیں تو ان میں سے سولہ 16 ہزار اقسام کی مترنم آوازوں کے ساتھ صلواۃ کاملہ پڑھی جاتی تھی، ان دو زیورات کو آخری آرائش کیلئے رکھا گیا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اس نورانی تاج کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا تو خوشی سے زبان مبارک پر صلوات کے پھول کھل گئے

☆وضع تاج علی راسھا تاج کو اٹھا کر دونوں ہاتھوں سے پاک دختر کے سر اطہر پر موزوں فرمایا، اس تاج کے جواہرات کی چمک نے عالم امکان کی آنکھیں خیرہ کر دیں، گویا وہ تاج نہ تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی دستار وراثت تھی (R_436)

پاک دختر کو زندگی میں پہلی مرتبہ شایانِ شان لباس میں دیکھ کر دل ٹھنڈا ہوا، پیشانی پر بوسہ دے کر دعا فرمائی کہ خدا تمہیں کوئی دکھ نہ دے

آسمانوں پر خوشی کے بگل بجائے گئے، امہات المومنین نے سہرے کہنا شروع کئے

ڈھولک کی آواز پر کائنات وجد میں آ گئی

رونمائی

جس وقت ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے دلہنوں کی طرح سج سنور کر سیج کو زینت بخشی اس وقت جملہ مستورات کو زیارت کا شرف عطا کرنے کا پروگرام بنایا گیا

صحن میں ایک اور چارپائی نما مسند آراستہ کی گئی، سب خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کی پاک مستورات نے اس چارپائی کے ساتھ مسندوں کو زینت بخشی اور اس وقت ستر ہزار حوران جناں کے زمرے میں ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا باہر تشریف لائیں، نورانی تاج کی چمک دیکھ کر ''خرت الملائکۃ سجدا'' تمام ملکوت سجدہ میں جھک گئے اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ

☆ھذا النور الذی کنا نراہ فی قوائم العرش...... (R_437)

یہ تو وہی نور ہے جو جلوہ الٰہی کے طور پر ہمیں عرش کی بالکونیوں میں سے دکھائی دیتا تھا، ملکہ عالمین پاک بی بی صلواۃ اللہ علیہا نے خراماں خراماں چلتے ہوئے آ کر مسند کو زینت بخشی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنیز سے فرمایا کہ باہر پیغام پہنچائیں کہ پاک دولہا کو اندر لے آئیں، جناب عقیل علیہ الصلوات والسلام جناب امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کو لے کر حرم سرا میں داخل ہوئے، امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام دولہا بن کر جب گھر اقدس میں داخل ہوئے تو جبین مبین سے ایسا نور ساطع تھا جو ملاء الاعلیٰ کی مخلوق کے ہوش وحواس چھین رہا تھا

شہنشاہِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاک دلہن صلواۃ اللہ علیہا اور دولہا پاک علیہ الصلوات والسلام کو آمنے سامنے بٹھایا اور بقیہ رسومات ادا کرنا شروع کیں، انہوں نے دائیں ہاتھ پاک شہزادی کی پیشانی پر رکھا، بایاں ہاتھ دولہا کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا

☆بسم الله وبالله علی ملت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... (R_438)

اس کے بعد پاک دلہن سلام اللہ علیہا کا ہاتھ پکڑ کر دولہا پاک علیہ الصلوات والسلام کے ہاتھوں میں دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف نگاہ کر کے فرمایا

☆اللھم انھما منی وانا منھما...... (R_439)

اے رب ذوالجلال والاکرام گواہ رہنا کہ یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں میں سے ہوں...... اس کے بعد آب کوثر منگوایا، اس کے ساتھ جنت کا ایک طشت منگوایا، اور حکم فرمایا کہ اس پانی سے پاک دلہن تجدید وضو فرمائیں، اس کے بعد دلہن کی رونمائی کی رسم ادا ہوئی

رخِ وحدانیت الکبریٰ سے گھونگھٹ اٹھایا گیا، یہ کیسا منظر تھا؟ شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوات پڑھ کر گھونگھٹ اٹھایا، رونمائی کے اس موقعہ پر معظمہ کائنات شہزادی سلام اللہ علیہا نے اپنے نورہائے سربستہ میں سے سات انداز میں جلوہ آرائی فرمائی

(1) جلوہ اولیہ

SADKAY APP KAY.

سب سے پہلے جلوۂ شاہانہ کے طور پر اپنے آپ کو ایسے لباس میں ظاہر فرمایا کہ اس روز سے قبل یہ جلوہ نہ ان کے پاک بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا، نہ ہی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے عالم ازل میں مشاہدہ فرمایا تھا، یہ عصمت مطلقہ کا لباس تھا، جس کی بلاشرکت غیر یہ شہزادی پاک سلام اللہ علیہا مالک تھیں، اس کے دائرہ کبریائی میں یہ وحدھا لا شریك تھیں بلکہ اس کی تنہا مالک تھیں...... (R_440)

(2) جلوۂ ثانیہ

اس کے بعد معظمہ کونین سلام اللہ علیہا نے ستر ہزار حورانِ جناں، مدینہ کی عام عورتوں

اور پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کی پاک مستورات صلوات اللہ علیہن کے سامنے اپنی اسراریت ذات کے جلوہ ہائے مکنونہ میں سے ایک نیا جلوہ دکھایا، اچانک اہل خانہ نے دیکھا کہ دلہن پاک صلوات اللہ علیہا کے انوار ساطعہ نے دوسرا رنگ اختیار کیا

☆علیها مرط مرصع الدرر والمرجان و سقلات منظوم العقیان و فی رجلها خلخالان من الجنان و قد کسیت با لعبقری الاحمر ولها رائحته قداعبقت منها المدینة و نواحیها ونورها قداخجل البدرلیلة التمام تغمر النور الشموع والمصابیح......(R_441)

سب موجودگان نے دیکھا کہ پاک دلہن ایک سیج نما چھپر کھٹ (چارپائی) پر جلوہ آرا ہیں، وہ چھپر کھٹ جنت کے سرخ سونے کا بنا ہوا ہے، اس پر گلکاری (کشیدہ کاری) کی گئی تھی، اس کے سرپوش کیلئے سبز رنگ کی چادر سجائی گئی تھی، جس پر سفید رنگ کے چمکدار نگینے جڑے ہوئے تھے، اس چھپر کھٹ کو ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا نے زینت بخشی، سرخ گلابی رنگ کی ریشمی اوڑھنی کا گھونگھٹ پسند فرمایا، جنت کی دو پازیب قدموں میں مسکرا رہی تھیں، اس چھپر کھٹ میں سے ایسی خوشبو ساطع ہو رہی تھی کہ جس سے مدینہ اور اس کے تمام مضافات و دیہات مہک رہے تھے

اور ان کے پاک رُخِ انور سے ایک ایسا نور ساطع ہوا جس نے چودھویں کے چاند کو شرم کے پسینے میں غرق کر دیا، اس حجلہ عروسی میں جتنی بھی جنتی قندیلیں روشن تھیں اور جتنے بھی فردوسی چراغ روشن تھے، ان کی روشنی نے اپنی لو میں شرم سے منہ چھپا لیا

(3) جلوہ ثالثہ

اس لمحاتی رونمائی کے دوران ستر ہزار حوران جناں کے سامنے ملکہ عالمین صلوات اللہ علیہا

نے اپنے انوارِ مخفیہ میں سے تیسرا جلوہ دکھایا

☆فی ثیاب من الحریر الاخضر و قدتوجت من اله بتاج الھیبته والوقار (R_442)

ملکہ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا نے سبز ریشمی لباس میں ظہور فرمایا، پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام نے دیکھا کہ ان کے سرِ اطہر پر ہیبت الٰہیہ کا پروقار تاج تھا

(4) جلوۂ رابعہ

اس چند لحاتی رونمائی میں ملکہ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنے انوار باہرہ کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ غیر تو غیر ان جلوؤں سے اپنے گھر کے پاک افراد بھی ناواقف تھے اس کے بعد ملکہ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا نے چوتھے انداز میں جلوہ نمائی فرمائی

☆فی ثیاب احمر منسوجة بسلوك العسجد و فی ید ماسور باللجین و علیها برقع من سندس الاصغر و قد نظمت شعرها باللؤ لؤ الرطب و قد نورها جمیع الناس والحاضرین......(R_443)

پاک دلہن نے سرخ عروسی لباس میں ظہور فرمایا، وہ جوڑا (ڈریس) زرتار تھا یعنی سونے سے سجا ہوا تھا، اس وقت ان کے رخ انور پر ایک نقاب تھا جو سندس یعنی انتہائی باریک ونفیس ریشم کا تھا، جس کا رنگ زرد تھا، پاک زلفوں میں نفیس موتی گندے ہوئے تھے، ان کا نورِ وحدت سرشت جس وقت چمکا تو ارض وسما درخشاں ہوگئے، جس وقت ملکوت ارض وسما نے اس نورِ الٰہی کا مشاہدہ کیا تو فوراً سجدے میں سر جھکا کر صلوات میں مصروف ہوگئے

(5) جلوۂ خامسہ

ملکۂ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنے انوارِ مکتومہ میں سے ایک اور نورانی انداز میں یوں ظہور فرمایا کہ

☆فی حلة البیضاء تفوہ منها روائح المسك الاذفر من حلل الجنة اتی بها جبریل من الرب الجلیل الی سیدة النساء العالمین صلوات اللہ علیہا ......(R_444)

آپ نے سفید نورانی پوشاک زیب بدن فرمائی جس میں سے مشک اذفر کی خوشبو نکل رہی تھی، جس نے عرش سے فرش تک ہر چیز کو اپنی خوشبو سے معطر کر دیا، یہ وہ پوشاک تھی جو جنت میں سے خود جناب جبرائیل لے کر حاضر ہوئے تھے، جو شادی کے خصوصی جوڑے کے طور پر رب جلیل نے بھجوائی تھی

(6) جلوۂ سادسہ

ملکہ عالمین صلوۃ اللہ علیہا نے اپنے انوار مکنونہ میں سے ایک اور نورانی انداز میں اس طرح اظہار فرمایا کہ

☆فی غلالة الحمراء وعلیها تاج مرصع من الذهب الوها وفی رجلها نعل مشبك بالفضة البیضاء و مرصع بالجواهر النقی و قدجلس علی سریر من العاج قدفرش بالعبقری و السندس کل ذالك اهداها الجلیل الیلة عقدها......(R_445)

پاک گھر اطہر نے دیکھا کہ ایک غلالہ یعنی جیکٹ زیب جسم اطہر ہے، جس کا رنگ سرخ ہے، ان کے سر اطہر پر جواہرات سے مرصع ایک تابناک تاج ہے اور پاک قدموں کی زینت نعلین پاک پر براق چاندی کا کام کیا گیا ہے، جس پر جواہرات جڑے ہوئے ہیں، آپ ایک ایسے تخت پر جلوہ افروز ہیں جو ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے، اس پر ریشمی عبقری قالین بچھا ہوا ہے جو اس تقریب سعید کیلئے رب ذوالجلال نے بنوایا تھا اور خود بھجوایا تھا

(7) جلوہ سابعہ

ملکہ عالمین صلوۃ اللہ علیہا نے انوار مختومہ میں سے ایک اور نور کے انداز میں رونمائی

فرمائی

☆وقدتجملت بجميع مافی الجنة وما عندالحورالعين من الحلی الحلل و قدعلامنها نورشعشعانی و قداضاء نورها علی البيت......(R_446)

ان کی ذات نے اپنی ایسی آرائش اور سجاوٹ کا مظاہرہ فرمایا کہ ہفت جنت میں جتنی سجانے والی چیزیں تھیں ان کو شرفِ آرائش عطا فرمایا، چاہے وہ جنت کی پوشاکیں تھیں یا زیورات تھے، جو کچھ حورانِ جنت کے پاس نہ تھا وہ بھی پسند فرمایا تھا، ان میں سے ایک ایسا نور ساطع تھا جس سے مکمل گھر پاک قرص آفتاب کی طرح چمک رہا تھا، ستر ہزار حوران جنت اس نور کی تاب نہ لاتے ہوئے بے خود ہوگئیں

ان جلوؤں کے اظہار کے بعد رسم رونمائی اختتام پذیر ہوئی، رات کا پہلا حصہ گزر چکا تھا، اس وقت اعلان فرمایا گیا کہ اب بارات روانگی کی تیاری کریں

﴿روانگی بارات﴾

جس وقت بارات کی روانگی کا وقت آیا تو دراطہر پر ناقہ ہائے جنت میں سے ستر ناقہ ہائے بہشت منگوائی گئیں، ان پر محمل آراستہ کئے گئے، اس کے بعد ایک نورانی ناقہ منگوائی گئی جو سيدة النوق الجنت تھی، اس پر محمل تھا، محمل پر جواہرات سے مرصع سرپوش تھا، جس کے چاروں طرف ستر ہزار حوران جنت نے گھیرا ڈالا ہوا تھا، جس وقت وہ ناقہ بٹھائی گئی تو اس کی مہار شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑی اور پھر حکم فرمایا کہ اب پاک دلہن کو حرم سرا سے باہر تشریف لانے کا عرض کریں

(R_447)

یہ حکم سن کر حورانِ جناں کے زمرے میں ملکہ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا خراماں خراماں روانہ

ہوئیں، جس وقت گھر کی دہلیز سے باہر قدم مبارک رکھا تو شجر طوبٰی نے تیسری مرتبہ گوہر برسانے شروع کیے، اگرچہ رات کا وقت تھا لیکن ملکہ عالمین صلوٰۃ اللہ علیہا کے نورِ تاباں نے رات کو دن بنا دیا...... (R_448)

ملکہ عالمینؑ سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا خراماں خراماں چلتی ہوئی محمل پاک کے قریب تشریف لائیں، پاک باباؑ نے زانو پیش کیا، بابا پاک کے زانو پر قدم رکھ کر پاک دلہن محمل پر سوار ہوئیں، جب ناقہ کھڑی ہوئی تو شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کو یاد کیا اور فرمایا کہ دنیا کا دستور ہے کہ دولہا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کا محمل پکڑ کر جب ساتھ چلتا ہے تو احباب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، آج آپ گھوڑے پر سوار ہو کر محمل کے ساتھ ساتھ چلیں تا کہ عالمین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

انہوں نے عرض کی آقاؐ آپ پیدل چلیں اور میں گھوڑے پر سوار ہوں، کیا یہ سوئے ادبی نہیں ہے؟

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ☆سقط الاداب بین الاحباب احباب کے مابین آداب ساقط ہو جاتے ہیں، بسم اللہ گھوڑے پر سوار ہوں

سرکار امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام دولہا بن کر گھوڑے پر سوار ہوئے، اس وقت ستر ہزار فرشتوں نے مسرت کی شہنشائیاں بجائیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناقہ کی مہار پکڑی، چالیس ہزار ملکوت کے ساتھ جناب جبرائیل باراتی بن کر حاضر ہوئے، انہوں نے آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف اپنی صف بنائی اور چالیس ہزار مقربین کے ساتھ جناب میکائیل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف صف بنائی...... (R_449)

☆والملائکته المقربون فی ایدیھم الویت الحمد ورایات العز و زخرف الجنان واشرفت الحور الجنان والولدان......(R_450)

ملائکۂ مقربین نے ہاتھوں میں لواء اٹھائے ہوئے تھے اور باقی ملکوت نے عزت الٰہی کے علم پاک اٹھائے ہوئے تھے، جن کو جنت کی جملہ آرائشوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا، یہ تقریب سعید جنت میں (Live Telecast) لائیو ٹیلی کاسٹ ہو رہی تھی اور حوران جنت اس کے باوجود جنت میں سے جھانک کر ان مناظر سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے میں مصروف تھیں

اس وقت شہنشاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارات کو روانگی کا حکم فرمایا، آسمانوں پر شہنائیاں شروع ہوئیں، امہات المومنین نے سہرے پڑھنا شروع کئے، جنت کے زیورات سے لدی ہوئی حوریں اور غلمان بھی ساتھ تھے، مدینہ کی گلیاں نہ تھیں گویا حوروں کی نہر بہہ رہی تھی، بارات جہاں سے گزرتی وہاں یہ عالم ہوتا (R_451)

☆غنت الاطیار علی رؤس الاشجار و صفقت اوراق الجنة وھبت ریح الرحمة

شبھ رات کو شب برات سمجھ کر درختوں پر پرندے سہرے گاتے تھے، باغاتِ جنت کے درختوں کے پتے تالیاں بجاتے تھے، فردوس کی نسیم سحری رات کو صبح درخشاں سمجھ کر خوشبو کی آغوش بھر کر باراتیوں پر برسا رہی تھی، ملکوتِ ارض وسما تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتقدیس کے نعرے لگا رہے تھے، اس انداز کے ساتھ بارات تمام رات مدینہ کی گلیوں میں چلتی رہی، حتیٰ کہ صبح ہوگئی ......(R_452)

گریز

یہ پاک دادی صلوٰۃ اللہ علیہا کی شادی تھی، ذرا کربلا میں ان کی پاک دختر صلوٰۃ اللہ علیہا کی شادی کا منظر بھی دیکھ لیں